145678 - منگیتر کو کہاں تک دیکھنا مباح ہے

سوال

بعض بھائیوں کی رائے ہے کہ شادی سے قبل عورت کو بغیر پردہ اور عفت و حشمت والے لباس کے بغیر دیکھنا جائز ہے، اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ ایك نوجوان شخص کسی عورت سے شادی كرنا چاہتاتھا تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:

" کیا تم نےاسے دیکھا ہے ؟

تو نوجوان نے جواب نفی میں دیا، تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:

" اسے دیكھ لو كیونكہ یہ تمہارے مابیں مستقل محبت و مودت كے لیے زیادہ بہتر ہے "

سوال یہ ہے كہ اس حدیث میں اسے دیكھنے سے نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كی مراد كیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر كوئی شخص كسی عورت سے منگنی كرنے كا عزم ركھتا ہے اور ا سكا خیال ہو كہ وہ اسے قبول كر لےگی تو اس كے لیے عورت كو دیكھنا جائز ہے تا كہ اس سے نكاح بصیرت پر ہو.

ترمذی اور ابن ماجہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت كیا ہے كہ انہوں نے ایك عورت كو نكاح پیغام بھیجا تو نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا:

" اسے دیكھ لو تو یہ تمہارے مابین محبت و مودت كے لیے زیادہ بہتر ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1087) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1865) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1865).

یعنی تمہارے درمیان ہمیشہ محبت و مودت كے لیے زیادہ بہتر ہے، اس حدیث كو علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے.

اور ابو داود رحمہ اللہ نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت كیا ہے كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم میں سے كوئی كسی عورت سے منگنی كرے تو اگر وہ اسے دیكھ سكتا ہو تو وہ ضرور دیكھے جو اس كو

اس سے نکاح کی دعوت دے "

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایك لڑكی سے منگنی كی تو میں اسے دیكھنے كے لیے چھپ جایا كرتا تھا، حتی كہ میں نے وہ كچھ دیكھ لیا جس نےمجھے اس سے نكاح كی دعوت دی، اور میں نے اس سے شادی كر لی "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2082) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

منگیتر شخص كے لیے اپنی منگیتر كو كہاں تك دیكھنا مباح ہے اس میں علماء كرام كا اختلاف ہے:

جمہور علماء كرام حنفی شافعی اور مالكی حضرات كہتے ہیں كہ وہ اس كا چہرہ اور ہاتھ دیكھ سكتا ہے، اور لیكن احناف كہتے ہیں كہ وہ پاؤں بھی دیكھ سكتا ہے.

اور حنابلہ یہ كہتے ہیں كہ وہ كچھ دیكھ سكتا ہے جو عام طور پر ظاہر ہوتی ہیں مثلا چہرہ اور ہاتھ اور سر، گردن اور پاؤں.

اور داود ظاہری كے ہاں اور امام احمد كی ایك روایت میں ہے كہ وہ سوئتین كے علاوہ باقی سارا جسم دیكھ سكتا ہے.

یہاں حنابلہ كا مسلك راجح ہے، كیونكہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس كی لاعلمی میں دیكھنے كی اجازت دی تو اس سے یہ معلوم ہوا كہ آپ نے وہ كچھ دیكھنے كی اجازت جو عام طور پر ظاہر ہوتا ہے، كیونكہ دیكھنے میں صرف اكیلا چہرہ مفرد كرنا ممكن نہیں كیونكہ یہ ظاہر ہونے میں شریك ہے، اور اس سے لیے بھی غالبا یہ ظہر ہوتا " انتہی

دیكھیں: كشاف القناع (5 / 10).

مزید آپ الموسوعة الفقهية (19 / 199) اور المغنی (7 / 74) كا بھی مطالعہ كریں.

رہا یہ كہ سوئتین كے علاوہ باقی سارا جسم دیكھنا تو یہ قول صحیح نہیں؛ كیونكہ اصل میں عورت كو دیكھنا حرام ہے اور پھر اپنے گھر میں عورت بےلباس اور ننگی نہیں ہوتی حتی كہ اس دیكھنے كی اس رخصت سے یہ سمجھا جائے اس كے سارے جسم كو ہی دیكھنا جائز ہے، اور منگیتر كو دیكھنا اس شرط سے مقید ہے كہ اس سے شہوت انگیزی نہ ہو، اور سارا بدن دیكھنے میں اس سے پرامن نہیں رہا جا سكتا.

یہاں منگیتر كو دیكھنے كے لیے شروط كا ذكر كرنا بہتر معلوم ہے:

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عورت کو دیکھنے کی چھ شرطیں ہیں:

اول:

خلوت کے بغیر ہو.

دوم:

یہ بغیر شہوت کے ہو.

اس لیے اگر شہوت کے ساتھ دیکھا تو یہ حرام ہے؛ کیونکہ دیکھنے کا مقصد معلومات حاصل کرنا ہے نا کہ استمتاع کرنا.

سوم:

ظن غالب پر ہو کہ رشتہ قبول کر لیا جائیگا.

چہارم:

اس کو دیکھا جائے جو غالبا ظاہر ہوتا ہے.

پنجم:

منگنی کا عزم ہو، یعنی دیکھنے کا مقصد یہ ہو کہ وہ اس کے نتیجہ میں اس لڑکی سے منگنی کریگا، لیکن اگر وہ عورتوں میں گھومتا پھرے یعنی ایك سے دوسری عورت کو دیکھتا پھرے تو یہ جائز نہیں.

ششم:

عورت بےپرد یا خوشبو لگا کر یا سرمہ وغیرہ لگا کر اور میك اپ کر کے مت آئے؛ کیونکہ اس سے مقصود یہ نہیں کہ وہ انسان کو جماع کی رغبت دلائے حتی کہ یہ کہا جائے کہ تم بےپرد ہو کر آؤ، کیونکہ یہ کچھ تو بیوی اپنے خاوند کے سامنے کرتی ہے تا کہ اسے جماع کی دعوت دے.

اور اس لیے بھی کہ اس میں فتنہ و خرابی ہے، اور اصل میں یہ حرام ہے؛ کیونکہ وہ عورت تو اس کے لیے اجنبی ہے، پھر اس کا اس طرح بن سنور کر سامنے آنے میں بہت زیادہ خرابی اور فتنہ کا باعث ہے.

کیونکہ اگر وہ اس سے شادی کر لے اور اسے اس کے علاوہ پائے تو وہ اس سے بے رغبتی کرنے لگےگا، اور اس کے بارہ میں اس کی نظر تبدیل ہو جائیگی، خاص کر شیطان انسان کے لیے بیوی سے بھی زیادہ اجنبی عورت کو بنا سنوار کر پیش کرتا ہے جو انسان کے لیے حلال نہ ہو، اس لیے آپ کچھ لوگوں کو دیکھیں گے کہ اس کی بیوی سب سے زیادہ خوبصورت ہے لیکن " نعوذ باللہ " وہ قبیح قسم کی دوسری عورت کو دیکھتا پھرتا ہے کیونکہ شیطان اسے بعینہ بنا سنوار کر پیش کرتا ہے، کیونکہ وہ اس کے لیے حلال نہ تھی.

اس لیے جب یہ سب کچھ جمع ہو جائے کہ شیطان اسے بنا سنوار کر پیش کرے، اور وہ بھی خوبصورت اور بن سنور کر آئے تو اس کی خوبصورتی و جمال اور بڑھ جائیگی، پھر شادی کے بعد وہ اس کے تصور سے کم ہو تو یہاں انجام برا ہی ہوگا.

اگر یہ کہا جائے کہ اس کے ظن غالب میں قبولیت کا جواب کیسے ہوگا ؟

جواب یہ ہے کہ:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے لوگوں کے درجات اور طبقات بنائے ہیں جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

ہم نے ہی ان کی زندگانئی دنیا کی روزی ان میں تقسیم کی ہے، اور ایک کود وسرے سے بلند کیا ہے، تا کہ ایک دوسرے کو ماتحت کر لے الزخرف (32).

چنانچہ اگر کوئی صفائی کرنے والا شخص کسی وزیر کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دے تو غالبا یہ رد کر جائیگا، اور اسی طرح اگر کوئی بڑی اور زیادہ عمر والا شخص کسی نوجوان خوبصورت لڑکی کو نکاح کا پیغام دے تو یہ بھی غالبا رد کر دیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (12 / 22).

واللہ اعلم .